

فتح شمالی افریقہ کا جشن قادیان میں

شمالی افریقہ میں حکومت برطانیہ کی غیر نشانہ فتح کی تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے شیخ مریم ظہیر صاحب نائب تحصیلدار شانہ نے ایک سب سے پہلی تقریب کی تھی۔ جس کے صدر سید زین العابدین صاحب ناظر اور علامہ سید کبری خاں عبدالرحمن راجز پریڈنٹ اور عمران کیٹی ملک مولانا بخش صاحب سردار اور اسکے صاحب لالہ ہری رام صاحب بی بی باہر صاحبان مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ڈی۔ ایسے وی ای ہائی سکول کیٹیگریٹ سے پروگرام درود اللہ پیر شائع کر دیا گیا تھا۔ صبح ساڑھے سات بجے قادیان بیچ ماہن مدرسہ اسلامیہ و تعلیم الاسلام ہائی سکول ہنوا۔ جس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ایک گول پر جیتا۔ اس کے علاوہ ایک وال بال بیچ ہوا۔ جس میں مولانا صاحب ری۔ پھر وہ ٹرن ٹیبل کی مٹھالی سے تواضع کی گئی۔ چونکہ جشن جمعہ کے روز تھا۔ اس لئے مجلس میں نماز جمعہ کے وقت اور باقی مذاہب نے اپنے اپنے مسجدوں میں گورنمنٹ برطانیہ کے حق میں ٹائم لیں۔ چار شبہ بعد نماز جمعہ میں مولانا صاحب نے تحصیلدار ایسے صاحب صاحب شالہ بھی شامل ہوئے۔ نیز مولانا دکانداروں سکولوں کے طلبہ و اساتذہ بھی شامل تھے جو ان کے بعد زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر اور علامہ جلس ہوا جس میں ڈی۔ ایسے وی ای ہائی سکول کے طالب علموں نے نیز گائیڈ دیوان سنگھ صاحب نے نظم سنائی۔ پنڈت ترلوک چند صاحب نے ایک تقریب کی جس میں حکومت کے لئے دلی دعا کی تحریک کی۔ اور ایک نظم سنائی۔ مولوی محمد علی صاحب انظر کی نظم فصیح و بدین طالب علم نے پڑھی۔ اور قاضی مولانا صاحب اکل کی ایک نظم نور الدین صاحب جید آباد نے سنائی۔ مولوی ابوالاعلیٰ صاحب جالندھری۔ پروفیسر جامعہ احمدیہ نے تقریب کی۔ جس میں فرمایا عجیب اتفاق ہے۔ کہ اس کی جہد کار روز اپنے اندر ایک خاص خصوصیت رکھتا ہے۔ یونیورسٹی فتح کی خوشی کا دن بھی جمعہ ہی مقدر ہوا ہے۔ جن کا اس دن مقدر ہونا بھی ایک نیک نال ہے۔ جو نہ ہی آزادی سلطنت برطانیہ میں ہوا ہے۔ اس کی مثال کسی دوسری سلطنت میں نہیں پائی جاتی۔ اس لئے ہمارا فرح ہے۔ کہ ہم نال سے

جان سے حکومت کی امداد کریں۔ اس کے بعد مولانا غلام باری صاحب جامعہ احمدیہ نے ایک بچہ کی نظم پڑھی تو وہی جناب شیخ محمد ظہیر صاحب نائب تحصیلدار نے ایک مختصر مگر جامع تقریب کی۔ جس میں کہا کہ میں خلاص اور محبت سے قادیان میں جشن منایا گیا ہے۔ اور جب مقدر میں فری ہونے کے فوریہ گورنمنٹ برطانیہ کی امداد کی ہے۔ اس کی مثال ہندوستان کا کوئی شہر پیش نہیں کر سکتا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ قادیان کے لوگ اپنے اس ریکارڈ کو آئندہ کے لئے بھی قائم رکھیں گے۔ میں بحیثیت نمائندہ گورنمنٹ آپ سب لوگوں کا

کو کھلی کے قبول سے مزین کیا گیا۔ اور فریاد میں شہنائی تقسیم کی گئی۔ کئی کی طرف سے فریوں کو کھانا کھلایا گیا۔ نصرت گراؤ ہائی سکول میں دوستانہ ہونے سے پہلے اجلاس میں تقاریر کی گئیں۔ دوسرے میں مختلف مجلسوں میں اور مقامی ہونے والے جلسوں میں شہنائی تقسیم کی گئی۔ اور رات کو چراغاں بھی کیا گیا۔ شاہ رعبہ الرحمن مولوی فاضل سیکری کی پیشکش فتح شمالی افریقہ

دو منبروں اور ایک کلک کی فوری ضرورت

(۱) ضرورت ہے۔ دو منبریں ضرورت کی جو دفتر کا کام بھی جانتے ہوں اور زمیندارہ کا کام بھی جانتے ہوں۔ اگر زراعتی گرجا بیٹ ہوں تو انہیں زراعت دی جائے گی۔ تنخواہ حسب وقت رہائش قادیان یا سندھ۔ پراویڈنٹ فنڈ اور جنگ الملائس بھی دیا جائے گا۔ تنخواہ گریڈ ڈی ہوگی یعنی آئینہ ترقی کی گنجائش رکھی جائے گی۔ (۲) آڈٹ ایفٹنر شہرت کلک کی پوزیشن کر کے اور پینس شیٹ بنانے کی قیادت رکھتا ہو۔ تنخواہ چالیس جنگ الملائس چھ روپیہ۔ ایک من غلام ماسٹار اور پراویڈنٹ فنڈ چھ روپیہ آڈی کو اس سے زیادہ تنخواہ بھی دی جائے گی۔ ترقی سالانہ دور پیر ستر روپیہ تک۔ اس کے علاوہ پونشن وغیرہ حاصل کرنے کا بھی امکان ہے۔ دو منبریں مندرجہ ذیل پتہ پر آئیں۔ چونکہ فوری انتخاب ضروری ہے۔ اس لئے وہی دیکھا دیں جو فوراً کام پر لگ سکتے ہوں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری قادیان ضلع گورداسپور)

- ۲۵۔ فضل احمد ۳۹
- ۲۶۔ فیض الدین ۶۷
- ۲۷۔ شاکر احمد ۳۳
- ۲۸۔ سید الطیف ۲۵
- ۲۹۔ ایم نواز احمد ۶۰
- ۳۰۔ بشیر احمد ملک ۴۱
- ۳۱۔ سید الدین ۳۳
- ۳۲۔ اقبال احمد ۲۶
- ۳۳۔ عبدالغنیظ ۳۸
- ۳۴۔ بشیر احمد حکیم ۳۶
- ۳۵۔ سید سید محمد ۴۲
- ۳۶۔ جمال دین ۲۲
- ۳۷۔ احمد علی خان ۲۱
- ۳۸۔ غلام احمد ۳۸
- ۳۹۔ محمد صدیق ۲۹
- ۴۰۔ بشیر احمد رحمانی ۲۱
- ۴۱۔ غلام نبی خان ۴۵
- ۴۲۔ غلام احمد ۳۲
- ۴۳۔ عبداللطیف خان ۳۳
- ۴۴۔ عطیہ الرحمن ۳۶
- ۴۵۔ مرزا مظہر علی احمد ۲۱
- ۴۶۔ محمود احمد ناصر ۲۸
- ۴۷۔ محمد اسحاق ۳۸
- ۴۸۔ نیاز احمد ۲۸
- ۴۹۔ محمد لطیف خان ۳۵
- ۵۰۔ عبدالحمید سیال ۲۸
- ۵۱۔ مرزا نادر احمد ۳۵
- ۵۲۔ بشیر الدین ۲۸
- ۵۳۔ محمود احمد توشی ۳۳
- ۵۴۔ شریف احمد ۳۴

یقینہ نصرت گزرائی سکول قادیان

- یقینہ خدا کے فضل سے سوئی صدی رہا۔ دس میں سے دس پاس۔ ۴ خرنٹ ڈوٹیشن اور ۳ سیکنڈ ڈوٹیشن
- ۱۔ سکینہ ۵۴۲
 - ۲۔ انتہ الحفیظہ ۵۸۸
 - ۳۔ سیدہ ۵۸۱
 - ۴۔ خورشید ۵۷۱
 - ۵۔ سعیدہ ۶۲۷
- پرائیویٹ
- (۱) ناصرہ بیگم ادیب علم دینت خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب صرف انگریزی ۸۷
- (۲) انتہ الحفیظہ ۲۲۷
- پرائیویٹ طلباء
- ۱۔ ایم۔ ایس۔ ۳۴
 - ۲۔ عبداللہ ۵۵
 - ۳۔ احمد علی سادق ۹۹
 - ۴۔ محمد ارماد ۱۰۵
 - ۵۔ بشیر احمد وٹس ۱۳
 - ۶۔ صرف انگریزی ۸۹
- امسال وکس امتحان میں کل سے ۳۱۳۵۳ طلبہ شامل ہوئے۔ جن میں بحیثیت مجموعی ۹۱۰۹ نئی صدی ہے۔

- ۱۔ سید سید احمد ۵۵
- ۲۔ علی اللہ کیم ۳۹
- ۳۔ بشیر احمد سیدی ۲۸
- ۴۔ بشیر احمد نور ۲۴
- ۵۔ محمد ناصر توشی ۳۴
- ۶۔ محمد ظہیر حق ۳۲
- ۷۔ محمود احمد طیف ۳۹
- ۸۔ عبدالرشید ۳۴
- ۹۔ اکرم حیدر ۳۰
- ۱۰۔ مبارک احمد چوہدری ۳۵
- ۱۱۔ بشیر احمد راجہ ۳۰
- ۱۲۔ محمد حنیف شاہ ۳۴
- ۱۳۔ سعید اللہ ۱۳
- ۱۴۔ محمد وزیر ۵۲
- ۱۵۔ محمد مبارک احمد ۲۵
- ۱۶۔ محمد اورنگ ۶۵
- ۱۷۔ محمد عبدالرشید ۲۱
- ۱۸۔ عبدالقدیر ۲۶
- ۱۹۔ بشیر احمد ۳۳
- ۲۰۔ زین العابدین ۲۲
- ۲۱۔ عبدالجنان ۲۹
- ۲۲۔ حبیب اللہ ۶۱
- ۲۳۔ پیر محمد علی احمد ۵۰
- ۲۴۔ محمد احمد علی ۲۲

تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ بلاخر صدر محترم نے کلک کا شکریہ ادا کر کے صلے کے ساتھ جہد کو ختم کیا۔ صلے کے بعد کئی کامیاب ہوئے اور اس کے بعد چند کشتیاں ہوئیں۔ کئی کے کھلاڑیوں کو فتح شہنائی بھی ملے گی۔ رات کو احمدیہ سجادہ ایک مقامات پر اور سکولوں اور ہسپتالوں پر چراغاں کیا گیا۔ کارخانہ شہر ہنوزی کی طرف سے جشن کو اعلیٰ بیاد پر شہرے جابجا کھلایا گیا تھا چنانچہ چھ منبروں پر ٹیڈے شہر ہنوزی کی سینیں لگائی گئیں۔ فریاد کو کھانا کھلایا گیا۔ حمدیوں اور قطعات سے عمارت کو آراستہ کیا گیا اور مختلف قسم کے حمدیوں سے جوس نکلا گیا جناب بابو اکرم صاحب نے ایک سٹاؤ ہنوزی نے اپنے مسلمانوں سے بھی منتظران کی امداد فرمائی۔ بین بحیثیت سیکرٹری ایک کلک کی طرف سے شکر ادا کرتا ہوں۔ رات فوریہ شہر ہنوزی

فلسفہ شرعی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از ابو البرکات نجیب مولوی غلام رسول صاحب ڈی۔آئی۔

آیت علی مرتضیٰ علیہ السلام و وجہ اللہ و ہو
 محسن کے ذریعے خدا نما لئے نے انسان کی
 زندگی کے لئے دو اعلیٰ اور اہم مقصد مقرر
 فرمائے ہیں ایک مقصد خالق کے متعلق ہے
 دوسرا مخلوق کے متعلق جو وہ مقصد انسان کا
 مسلم ہونا اور حسن ہونا ہے مسلم ہونا خالق سے
 تعلق رکھتا ہے اور حسن ہونا مخلوق سے مسلم
 ہونے کا مقصد ہے کہ انسان اپنے دائرہ
 استطاعت کے اندر خدا کے قانون قدرت
 اور قانون تربیت کی پیروی میں اپنی تمام قوت
 کی قوتوں کو تیار کر کے والا ہو اور حسن ہونے
 کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنی تمام طاقتوں
 کو خدا نمائے کی مخلوقات کی خدمت کے لئے
 بطور احسانات و شفقت و مہربانی خدا کی
 تیار ہوئی ہدایت اور پیش کردہ تسلیم کے
 مطابق اور اس نونہ کے موافق جو اس نے
 اپنے نبیوں اور رسولوں کی معرفت میں کیا
 تریاں کرے۔ اور یہ مطالبہ بھی کہ انسان
 مسلم اور حسن ہو کر خالق اور خلق کے لئے
 قربانی کرے والا ہو۔ کوئی خلافت نہ تھی اور
 خلافت مثل مطالبہ نہیں۔ کیونکہ جس حال میں
 اشد تقاضے اپنی تمام صفات کے پیش کو
 انواع اقسام کی مخلوقات پیدا کرنے سے
 محض انسانی سہی کی تیاری کے لئے صرف کر
 رہا ہے۔ اور پھر تمام انواع اقسام کی مخلوقات
 اور اس کے تمام ذرات پر ان انسان کی
 خدمت کے لئے محض خدا قائلے کے حکم اور
 قائم کردہ نظام کے ماتحت قربان ہو رہے
 ہیں۔ تو کیا انسان پر اپنے محسن خالق اور
 اس پر قربان ہونے والی مخلوق کا حق نہیں
 کہ وہ خدا کے لئے مسلم بن کر اور اس کی
 مخلوق کے لئے محسن بن کر اپنی طرف سے
 شکر واجب کا حق ادا کرے۔

کے لئے قربانی کا نمونہ دکھایا۔ دوسری طرف
 مخلوق کے لئے محسن ہو کر قربانی کا نمونہ پیش
 کیا۔ اگرچہ ان سب کی قربانیاں قابل قدر اور
 شکر واجب کی مستحق تھیں۔ اور قوم سے
 متبعین نے شکر گزار ہو کر اپنے اپنے نبیوں
 اور رسولوں کی تسلیم پر عمل ہو کر کافی ثناء
 اٹھایا لیکن بہت سے ایسے بھی تھے جنہوں نے
 نے حسن کشی اور نفاق کی راہ سے ان نبیوں
 اور رسولوں پر مظالم توڑے۔ اور یہاں تک
 توڑے کہ ان مسلم اور حسن نبیوں کو گھبرایا
 اور اپنے شہر اور وطن کو چھوڑنا پڑا۔ اور
 جب ان ظالموں کے مظالم اٹھارے اور پونج
 گئے۔ تو خالق الاسباب خدا نے اپنے نبی
 اور پیارے بندوں کی نفرت کے لئے نئے
 اسباب پیدا کئے۔ یا اسباب کی مخالفت تاثرات
 کو ان کے لئے موافق بنا دیا۔ اور انہی اسباب
 کو جو مخالفوں اور کافروں کے لئے موافق
 سمجھے جاتے تھے۔ بالکل مخالفت اور باعث
 ہلاکت بنا دیا۔ اور جس طرح نبیوں اور رسولوں
 نے ظالموں کے مظالم کے مقابل خالق و خالق
 قربانیوں کا نمونہ دکھایا۔ خدا انسان کی مخالفت
 اور ان کی پیش کردہ تسلیم اور ہدایت کی مخالفت
 کے لئے اپنی قادرانہ تخلیق سے خالق و خالق
 طور پر نفرت اور اہلاد فرمائی جس سے
 خالق الاسباب خدا نے دنیا کو دکھایا۔ کہ
 اسباب خالق الاسباب کی مرضی کے تابع
 ہیں۔ اور جو خالق الاسباب کے پرستار ہیں
 اسباب ان کے مخالفت نہیں کر سکتے۔ بجز اس
 کے کہ اصلاح اور تربیت کی غرض سے خداوند
 قدر سے ان میں کوئی صورت ابتلا پیدا ہو
 جائے۔ نبیوں اور ان کی جماعت کے لئے
 خدا قائلے اسباب کے اندر خالق و خالق
 اپنی اعجاز نمانی سے وہ کچھ عجائبات دکھاتا
 ہے۔ اور غنی درمغنی اور پوشیدہ در پوشیدہ
 اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ جن میں دنیا کا فلسفی
 دکھ کر حیرت زا ہو کر خیال کرنے لگتا ہے
 کہ شاید یہ خالق تاثر اور اعجاز نمانا واقعہ نہیں
 دھوکا ہی نہ ہو۔ مثلاً حضرت اقدس سیدنا
 حضرت یحییٰ علیہ السلام نے وہاں کے مکان

و اور اس طرح کے اندر طاعتی جرائم کا مفر نہ
 ہونا۔ اور باوجودیکہ سو کے قریب قریب
 کے بار کے اندر عورتیں سر دھو بیٹھے اور
 خادماں رہتے۔ طاعتوں کے جرائم سے سب
 محفوظ بلکہ اس کے گھر کے چوہے اور بیویاں
 تک محفوظ رہیں۔ اور اس طرح کے ارد گرد
 آپ کے مخالفوں کو یہی جرائم ہلاک کرنے
 والے ہوئے۔ بار بار طاعتوں کے نکلے ہوئے
 لیکن آپ کا مکان خدا کی مقدس وحی
 کی بنا پر بے شدت و عداوت مخالفت تیرا کے
 سے پیشگوئی کے مطابق جو مستحق کے
 شان کی گئی ہر وہ بھی طاعتوں کے حلال
 سے محفوظ رہا۔ سارے ملک میں طاعتوں
 سیلاب کی طرح نسل انسانی کی ہلاکت کا
 باعث بنتی تھی۔ لیکن دائرہ اسباب کا اعجاز
 ممکن کشتی نوح کی طرح سلامتی اور حفاظت
 کا گھر بنا دیا ہے۔ ان جرائم کو کون کونسا
 ہے۔ کہ یہ سب عموماً کا ممکن ہے۔ اس میں
 ذہنی تاثرات کیوں کی جگہ تریاتی اثرات کو
 ظاہر کرنا ہوگا۔ اور یہ اعجاز نمانی کس کی
 قوت خدسیہ کے انعام علیہ کا نتیجہ ہو
 سکتا ہے۔ بجز اس کے کہ تسلیم کیا جائے۔
 کہ خالق الاسباب نے اپنے پیارے بندوں
 کی خاطر اس کے مقدس دار اور مسکن میں
 حفاظت کا یہ اعجازی نشان ظاہر فرمایا
 کیا کوئی فلسفی جس کی مادی نگاہیں عالم
 اسباب کے عجایب تک محدود ہیں۔
 خالق الاسباب کی ان اعجاز نمانیوں
 کی فلسفی کو سمجھ سکتے ہیں۔ جو وہ اپنے
 پیاروں کے لئے اسباب غاویہ کے
 اندر خالق و خالق طور پر پیدا کر دیتا ہے
 اسی طرح حضرت یونس کے واقعہ کی کیفیت
 ہے۔ کہ اس کے اندر خالق و خالق اثر
 اسباب غاویہ سے ظاہر کیا گیا۔
 آیت لقد کان لکم فی رسول اللہ
 اسوۃ حسنۃ کے لئے ہر ایک انسان
 کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
 اسوۃ حسنہ زندگی کے اعلیٰ اور اصل مقصد
 کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اسلام کے اندر
 جب انسان داخل ہونے لگتا ہے۔ تو سب
 سے پہلے اسے کلام لا الہ الا اللہ محمد
 رسول اللہ پڑھنا چاہنا ہے۔ جس کا مطلب
 یہ ہوتا ہے۔ کہ اصل مقصد زندگی کا تو اللہ

ہا کی ذات ہے۔ اس کے سوا کوئی بھی
 حقیقی مقصد انسان کی زندگی کے لئے
 اس کے خالق کی طاعت سے مقرر نہیں
 کیا گیا۔ پس نہ سب اسلام کے ذریعے
 اس مقصد کا حاصل رہا اصل مدعا ہے نہ طاعت
 انسانی ہے۔ اور اس کے لئے عملی نمونہ جو
 اس منزل سلوک میں کار آمد اور کامل رہتا
 کر سکتا ہے۔ وہ صرف محمد رسول اللہ
 کا اسوۃ حسنہ اور پاک نمونہ ہے۔ انسان
 اشد تقاضے کو اسی طریق سے مل سکتا ہے
 جس طریق زندگی کو محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عملی زندگی
 میں پیش کیا۔ گویا لا الہ الا اللہ
 انسان کی زندگی کا اصل مقصد ہے اور
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا نمونہ اور پیروی اس مقصد کے حصول
 کا ذریعہ ہے۔ اب محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۃ حسنہ کیا تھا
 اور کیا تھا۔ وہ بھی تھا۔ کہ ایک کی مخالفت
 اور عملی زندگی لا الہ الا اللہ کے مرکز
 نقطہ کے گرد چکر لگانے والی تھی۔ اور
 خدا قائلے اور اس کی توحید پر آپ قربان
 ہونے والے تھے۔ اور باوجودیکہ سب
 مشرک قبائل اور مشرک قوموں نے آپ
 کو محض خدا قائلے کی توحید کا اختیار کرنے
 کے باعث طرح طرح کی تکلیفیں دیں۔
 اور آپ کو انواع اقسام کے مظالم سے
 اس قدر دکھ دیا گیا۔ کہ آپ سے پہلے
 اتنا دکھ کسی نبی اور رسول کو نہ دیا گیا
 ہر ایک نبی اور رسول کو تو اپنی نبوت
 اور رسالت کا مستحکم نامہ پیش کر گیا تھا
 چنانچہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا حال دیکھا
 جانتے ہیں۔ کہ ان کو اپنی قوم سے اپنی
 نبوت اور رسالت کا مستحکم نامہ پیش کر دیا
 ہو گیا۔ کہ اس کی سند میں قوم نے اس قدر
 سختی کی اور دکھ دیا۔ کہ آپ کو صلیب
 پر لٹھیا گیا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی
 علیہ وآلہ وسلم جو تمام مشرک دنیا کو
 توحید سنانے کے لئے امداد و عطا رہے اپنی نبوت
 اور رسالت کے دیکھنے کے تمام نبیوں اور
 رسولوں کی نبوت اور رسالت سنانے کے
 لئے سیدان دولت میں نکلے اور صحت تن
 نہانے لگے۔ اور صلیب کے آپ سے پہلے دن

حضرت سیح مود علیہ السلام کی بعثت اور مسلمانوں کی اصلاح

لا الہ الا اللہ کا اعلان کیا۔ آخری دن تک اسی اعلان کو دنیا کی ہر قوم کے سامنے پیش کرتے رہے۔ اور ہر بیماری سے بیماری پتھر کو چھوڑنا پڑا۔ تو اسے چھوڑ دیا۔ لیکن لا الہ الا اللہ یعنی اللہ اور اس کی توحید کو کسی حال میں نہیں چھوڑا۔ اسی طرح لا الہ الا اللہ کی خاطر گھر بار کو چھوڑا تو اسے اور اس کی چھوڑا۔ وطن عزیز کو چھوڑا۔ پھر لا الہ الا اللہ کے پیچھے تمام دنیا گئی۔ تو تمام دنیا اور جہان کو بھی اپنے رب کی راہ کو ڈالا۔ اپنی جان کو اسی کو ڈالا۔ لا الہ الا اللہ کی خاطر نہروں قوم کے دکھوں اور تکلیفوں میں ڈالا۔ بار بار زخمی ہوئے۔ ہزار بار ہونے والے خونوں تک شہید ہوئے۔ آخر خدا نے اپنے ان خادوں عاشقوں کی قربانیوں کو قدر اور عظمت کی نظر سے دیکھا۔ اور آپ پر نصرت اور توفیق عطا فرمادے۔ دروازے کھولے گئے۔ بلکہ یہاں سے ظالم لوگوں نے نکالا تھا۔ ناقہ شان و عظمت کے ساتھ باوشاموں کی طرح اس میں داخل ہوئے۔ عرب کی مشرک اقدوس زمین کے چھوٹے چھوٹے قبیلوں اور جلال الہی کے غور سے دیکھا اور حیران رہ گیا۔ اور پھر عرب سے دہی اور پھل پھل چھیلنا اطراف عالم میں پھیل گیا۔ اور دنیا کے کونہ کونہ کو جو عظمت شریک سے پر عظمت تھا توحید کے عہد حالات نے منور کر کے ایک پاک دنیا بنا دی۔ جس کے نورانی جلوے سب تک انہی اہمیاں نما چمک سے ایک جہان کی آنکھ کو نیرہ بنا رہے ہیں۔ لا الہ الا اللہ کا کلمہ پڑھ کر اسلام کو قبول کرنے والے اور خدا کو اپنا محبوب ترین مقصد بنانے والے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ ابھی منوں میں پیش کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک جو سب جہان کی مخلوقات کی خالق ہے اس کے لئے سب جہان کو چھوڑنا پڑے۔ تو چھوڑ دئے۔ لیکن خدا کو نہ چھوڑے اور خدا کے لئے ہر شے کی قربانیوں کو قربان کرے۔ بلکہ ان قربانیوں سے لذت محسوس کرے۔ اور خدا تعالیٰ کے مقابل پر جو چیز بھی اس کی راہ میں حائل ہونے لگے اسے لا الہ الا اللہ کے حرف لا کی لہری

انبارا ہدایت امر تشریح ۱۲
میں سنگت میں مرزا صاحب اپنے مقصد میں ناکام گئے۔ ان کے عہدوں سے ایک حلقہ شائع ہوا۔ جس میں اس شہید کے بعد کہ اسے یہ نام لکھا گیا ہے۔ کہ ملک میں کوئی حرکت ہو۔ اور قادیانی جماعت اپنی تبلیغی حرکت نہ کرے۔ بلا خوف نامہ لایم مہم قادیانیوں کی اس جرأت کی داد دیتے ہیں۔ کہ وہ کسی ایسے موقعہ و محل کو متعلق نہیں کرتے دیتے۔ مسلمانوں کو ملنا اور جماعت انہیں خصوصاً چاہیے۔ کہ ان لوگوں کے سبق حاصل کر کے غفلت کو چھوڑ دیں۔ اس ٹریکٹ کا ایک اقتباس درج کیا گیا ہے۔ جو درج میں مسلمانوں کے گوشہ اجلاس کے موقع پر بنیاد ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ اور جس میں مسلمانوں کی کس پرسی اور بے دینی کا ذکر کرنے کے بعد انہیں حضرت سیح مود علیہ السلام کو قبول کرنے کی اپنی زندگی کو بہتر اور با عزت بنانے کی دعوت دی گئی تھی۔

اس کے اہمیت رکھ کر قربانی پر قربانی کرتا چلا جائے یہاں تک کہ اسے ان ابدی محبوب اور پیار سے خدا کا وصال مل ابدی وصال نصیب ہو جائے۔ اور اسے کسی حال میں بھی نہ چھوڑے کہ اس کا بدل دنیا میں اڑو کی نہیں دینا قابل نہ نکل شئی اذا فارقتہ خلفک و لیس اللہ ان فارقتہ من خود یعنی ہر ایک چیز جو تجھ سے جدا ہو۔ اس کا کوئی نہ کوئی بدل تجھے مل سکتا ہے۔ لیکن خدا کو نہ چھوڑنا کہ اس کا کوئی بدل تجھے نہیں مل سکے گا۔ حضرت سیح مود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

موتوں خود و انشا حضرت جانناں کئید درہ آں یار جانان دول قربان کئید آں دل خوشباش را کاندہ جہاں جود خوشی از پے دین محمد کلمہ احزان کئید از قیاس آبروں آئید سے مردان حق خوشتر را از پے اسلام گردان کئید

مسلمانوں کی جس حالت کا نقشہ ہم ٹریکٹ میں دکھایا گیا ہے۔ مولیٰ شہداء اللہ صاحب کے نزدیک وہ بالکل ٹریک ہے بلکہ صورت حال اس سے بھی بدتر ہے۔ اور دن بدن بدترین ہوئی جانناں کے لیکن وہ کئے ہیں کہ جس صورت میں کہ حضرت مرزا صاحب مسلمانوں کی کامل اصلاح کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے۔ اور حضور علیہ السلام خود بھی اس کو اپنی بعثت کا ایک بہت بڑا مقصد قرار دیتے ہیں۔ تو مسلمانوں کی یہ بد حالی شہداء اللہ صاحب اس امر کا کہ مرزا صاحب اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولیٰ شہداء اللہ صاحب نے مذکورہ بالا مقالہ صورت اس لئے لکھا دیا ہے۔ کہ انہیں اپنے مقرر کردہ کامل قادیانی مشن میں سب عادت کچھ نہ کچھ کھانہ ہر دور تھا۔ ورنہ کوئی اہل دانش اس قسم کی بات ہرگز نہیں لکھ سکتے۔ مولیٰ صاحب حضرت سیح مود علیہ السلام کو اپنے مشن میں اس لئے ناکام قرار دیتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی حالت میں اصلاح نہیں ہوئی۔ لیکن انہیں اتنا تو سوجنا چاہیے۔ کہ جو لوگ آپ پر ایمان ہی نہیں لاتے۔ اور آپ کے زمرہ متبعین میں شامل ہی نہیں ہوتے۔ ان کی اصلاح ہو تو کیسے۔ جو بیمار طلبہ کا بتلایا ہوا نسخہ استعمال ہی نہ کرے۔ اور اس کی ہدایات پر کار بند ہی نہ ہو۔ وہ اگر صحت یاب نہ ہو۔ تو طلبہ کی تالیف پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ہر عقلمند جس کو تعصب نے اندھا نہ کر دیا ہو۔ یہ بات سمجھ سکتا ہے۔ کہ جو لوگ ان کے مقصد کی نہیں ان کی اصلاح کیسے ہو سکتی ہے۔ مولیٰ صاحب کو اس امر کا تو اعتراف ہے کہ مسلمانوں کو جاننے والوں کی حالت ناقص بہتر ہے۔ اور مرزا صاحب کن صورت اختیار کر چکا ہے۔ اور ایک ماہر معالج کی ضرورت کا تقاضا کر رہا ہے۔ لیکن اس نا عاقبت اندیشی مرزا صاحب کی طرح جو دکھ اور درد کے کواہ توڑنے کے لیکن معالج کی ضرورت قطعاً محسوس نہیں

کرتا۔ اور کرتا ہی اسے تو اس سے علاج کرنا گوارا نہیں کرتا۔ اور اس پر طرہ یہ کہ معالج کو کوستا ہے۔ کہ کیا ہوا اگر میں خدا کی نہیں بیٹا۔ آخر تم تو ڈاکٹر ہو۔ ماما میرا تم سے علاج نہیں کرتا۔ لیکن جب تم دنیا میں موجود ہو۔ لا میرا تکلیف کیوں دور نہیں ہوتی۔ میں مولیٰ صاحب کے اس حال کی حیثیت اس سے زیادہ نہیں۔

خدا را سوچیں کہ مسلمان کھانے والوں کی ایمان اور روحانی حالت ایک سطح کی ضرورت کا تقاضا کر رہی ہے۔ جب معالج آیا تو روحانی بیماریوں نے اس کے تجویز کردہ نسخہ سے فائدہ اٹھانے سے انکار کر دیا۔ انہیں صحت نہ ہونے کی وجہ سے معالج کی ناکامی کیونکر ثابت ہوگی۔ انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت صرف انہی لوگوں پر نازل ہوتی ہے۔ جو ایمان اور نصیحت کے گردہ میں شامل ہوتے ہیں۔ اور اس کے بعد سے سب کچھ ہو کر ان کی ہدایات پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ (اولیات ہم المصدقون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیا میر سموشا ہوئے۔ اہل عرب کی حالت تکلیف دہ طور پر اسوناک تھی۔ لیکن جو لوگ آپ کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔ وہ اسل فلین سے عرش علیہ تک جا پہنچے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگرانی اور تربیت میں پستی سے بلندی کی طرف آکر روحانی دنیا کے سارے بے انوار جنہوں نے حضور علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو کر اپنی انہی کی حالت بہتر ہوئی۔ لیکن حضور علیہ السلام کی بعثت کے باوجود کفار کی حالت عیالہ برتر ہو گئی۔ اسی طرح حضرت یحییٰ مود علیہ السلام کی بعثت نے ہی ان لوگوں کے قلوب کو پاک و صاف کیا۔ عرفان الہی میں معرفت اللہ شہداء اللہ ایمان دیا۔ اور ایک دوسرے کا عانتار اور بھائی بھائی بنا دیا۔ جو آپ پر ایمان لائے۔ لیکن جو لوگ آپ کو سنتے ہی نہیں ان کی اصلاح نہ ہو تو ان پر کیا اعتراض۔ خاک رحمتا برابریں۔ اے

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظور سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری ہشتی تقبیرہ نمبر ۶۵۸۸ منگہ خورشید بیگم زوجہ حافظ عبداللہ صاحب قوم کشمیری عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفضل بقاعی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ محرم ۱۳۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

بہر مبلغ دو صد روپیہ بزمہ فاوند ہے۔ ڈنڈیاں طائی پے تولہ قیمتی - ۳۵ روپے - میں اس جائیداد مذکورہ بالا کے تیسرے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الا منته۔ خورشید بیگم بقلم خود۔

گواہ شد :- حافظ عبدالواحد فاوند موصی

نمبر ۶۶۱۲ منگہ خورشید بیگم المعزہ بنت مریم ولد کرم بخش قوم افغان پیشہ خردی عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن قادیان بقاعی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ محرم ۱۳۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد فقیر بقولہ ایک رہائشی مکان واقع ٹھہر ٹیلا تھا۔ جس کو میں نے عمر ۲۳ سال کا ہوا۔ کہ ایک ہنزدرت سے اتحت مبلغ ۲۳۰۰ روپے میں رہن رکھا تھا۔ اور اپنی دونوں جب اسے بیع کرنے لگا۔ تو فقیر احمدی رشتہ داروں اور محلے والوں کی طرف سے سخت رکاوٹ ڈالی گئی۔ جس کو میں نے اسی حالت میں چھوڑ دیا۔ اور قادیان چلا آیا۔ بعد آج تک نہ رہن نہ لگا کر آیا ہے اور نہ اب ارادہ ہے۔ لہذا اس کے پچھلے حصہ کی قیمت یعنی ۲۳۰۰ روپے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں گا۔ علاوہ ازیں میرے پاس کچھ کتب سلسلہ بھی ہیں۔ جن کی قیمت اندازاً دس روپے ہوگی۔ اس کے بھی پچھلے حصہ کی قیمت یعنی ایک روپیہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں گا۔ اس کے علاوہ میری اس وقت ماہوار آمدنی بھی ہے۔ جو تقریباً ۲۵ روپے ہے۔ اس میں کئی پیشی ہوتی۔ رہتی ہے۔ بہر حال جس قدر بھی ماہوار آمد ہوگی۔ اس کا بھی پچھلے حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرنا ہونا

اور جو رقم میں داخل خزانہ کر دوں گا۔ بعد میں مجرا ہو جائیگی۔ یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی پچھلے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ بقلم خود خورشید المعزہ بنت مریم گواہ شد۔ علی محمد امیر ایڈیٹر ریویو اردو گواہ شد۔ عبدالرحمن شاکر کارکن دفتر محاسب۔

نمبر ۶۶۱۵ منگہ شکر الہی ولد مولوی نظام الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت منہاس پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن نجی پور۔ ضلع گورداسپور بقاعی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ محرم ۱۳۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری اس وقت ماہوار آمد - ۶۶ روپے ہے۔ (۲) اس کے علاوہ میری ۲ گھنٹوں ۵ کمال زمین واقع نجی پور ہے۔ قیمتی - ۷۰۰ روپے۔ (۳) ایک مکان بختہ دوام ۵ مرلہ میں نجی پور میں واقع ہے۔ قیمتی - ۶۰۰ روپے پچھلے حصہ کا ایک ٹکڑا واقعہ محلہ دارالسنہ قادیان میں واقع ہے۔ قیمتی - ۲۳۰۰ روپے میرا برادریڈ ٹنٹ فنڈ - ۹۰۰ روپے - کل مبلغ - ۲۳۳۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مگر مجھ پر ۸۷ روپے قرض بھی ہے۔ قرض نہا کرنے کے بعد - ۱۵۶۵ روپے میری جائیداد میں شمار کئے جائیں۔ میں یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میں تازلیست اپنی ماہوار آمد کا پچھلے حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرنا ہونا چاہتا ہوں۔ میں یہ کوشش کر دوں گا۔ کہ میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کا پچھلے حصہ بھی خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر دوں۔ انشاء اللہ اور اگر میں داخل خزانہ نہ کر سکا۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اختیار ہے۔ کہ وہ میری جائیداد میں سے وصول کرے۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد میری اس جائیداد کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی پچھلے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد۔

شکر الہی بقلم خود۔ گواہ شد :- محمد سعید اللہ دارالسنہ گواہ شد :- عبدالباسط بقلم خود موصی - ۱۱۱۱ نمبر ۶۶۱۶ منگہ غلام احمد ولد فتح محمد قوم ٹھوکر پشہ کپڑا بنی عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن جوڑہ کلاں تحصیل خوشاب حال چک ۹۹

شمالی ڈاک خانہ سرگودھا۔ بقاعی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم امان ۱۳۵۲ء میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منظور جائیداد ایک مکان موضع جوڑہ کلاں میں ہے۔ جو کہ دریا کے کنارے پر ہے۔ اس وقت اس کی قیمت کوئی نہیں۔ میری مستقل آمدنی کوئی نہیں۔ میرا گذارہ کپڑا بنانا اور خدمت مسجد ہے۔ اس کی ماہوار آمد جو ہوا کرے گی۔ اس کے پچھلے حصہ کی مقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور ماہ بجاہ ادا کرنا ہونا چاہتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی پچھلے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ غلام احمد چک ۹۹ شمالی گواہ شد :- غلام محمد امیر جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ گواہ شد :- چوہدری سلطان احمد سکریٹری مال چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ نمبر ۶۶۱۷ منگہ الرود ولد حکیم جلال خاں صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن قادیان۔ بقاعی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ محرم ۱۳۵۲ میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرے قبضے میں میری ذاتی جائیداد منظور غیر منظور حسب ذیل ہے۔ زمین سکنی چھ کمال داقدو محلہ دارالوداد قادیان قیمتی - ۲۲۲۵ نقد روپیہ - ۲۳۰۶/۱۲/ - کل - ۵۵۳۱/۱۲/ - میں اس کا پچھلے حصہ یعنی ۵۳۲/۳ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر

ایک نہایت قیمتی رائے خلیفہ عبدالرحیم صاحب سسٹنٹ سکریٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ جنوں اینڈ کٹنگ گورنمنٹ نے طبیعی عجاب گھر کے متعلق حنبلیہ کے انظار فرمایا۔ آج مجھے حکیم عبدالعزیز خاں صاحب کا طبیعی عجاب گھر قادیان دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ کرم خان صاحب نے طبیعی عجاب گھر کی ادویات بڑی محنت اور توجہ سے جمع کر رکھی ہیں۔ انشاء اللہ نہایت عمدہ اور خالص ہیں اور قیمتیں واجب ہیں۔ (خلیفہ) عبدالرحیم ۱۲ طبیعی عجاب گھر قادیان

میں کوئی رقم حصہ جائیداد کے طور پر داخل خزانہ کر دوں تو وہ مجرا دیا جائے۔ اس کے علاوہ اس وقت میری ماہوار تنخواہ - ۱۳۵ روپے ہے۔ میں اس کے پچھلے حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ اگر آمدنی میں کئی پیشی ہوگی۔ تو اس کی اطلاع دیتا ہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے پچھلے حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ رقم الروداد احمدی مال اسسٹنٹ اکونٹنٹ جنرل پوسٹ آفس گواہ شد :- فضل احمد پریڈیٹ جماعت احمدیہ گواہ شد :- رفیع الزمان احدی کلک گھنٹہ

ضرورت

"الفضل" کے لئے ایک بقاعی ایجنٹ کی ضرورت ہے۔ جو اخبار کی تقسیم کا کام بخوبی کر سکے۔

یخبر الفضل قادیان

سرمہ آور

کیوں مشہور اور ہر ایک کا محبوب ہے؟ وجہ یہ کہ اس کے ہر لفظ میں حق و بھرا جزا ہے حضرت خلیفۃ المسیح اولی کے تجویز کردہ ہیں تمام امراض چشم کا حقیقی علاج ہے بچوں، ڈاکٹروں، بزرگ، سینوں کوادھی اور جسم اشتہار بنا رہا ہے قیمت فی تولہ دو روپے چھ ماہشہ ایجووپیہ

بچوں کا شربت

بچوں کو تندرست توانا ہر مرض سے محفوظ رکھنا

بد معنی دانت نکلنے کی کلیفٹ۔ بے چینی۔ لاغری۔ تھکے۔ دست۔ بیچیش۔ کھانسی۔ بخار۔ قبض۔ نیند نہ آنا وغیرہ کو اور کئی خون کو دور کر کے چہرہ سرخ اور وزن کو بڑھاتا ہے شیشی دو ادنیس آٹھ آنے

شفافہ رفیق حیا متصل منارۃ ایچ قادیان

بہت ہی اور جہازیں اور بڑے افسروں کو حمل

کر دیا گیا ہے۔ ان مقتولین میں ایڈمز کا جرنل
میر بھی شامل ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کرنل
میں جرنل افسروں کے خلاف شدید نفرت پھیل
گئی ہے۔ اور یہ قتل اسی سلسلہ جوئے۔

لندن ۲۲ مئی۔ ہوائی وزارت کے
ایک اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے ۴۸
گھنٹوں میں ۱۸۳ محوری ہوائی جہاز تباہ کئے گئے
۹۱ ہوائی جہازوں کو ان کے اڈوں پر بارش کا
الٹا لٹا کر دیا گیا۔ ۹۲ ہوائی جہاز ہوائی لٹائروں
میں گم ہو گئے۔

لندن ۲۲ مئی۔ دس دن ہوئے کہ جہاز
ایوشن میں جزیرہ آٹو پر امریکی فوجوں نے حملہ
شروع کیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ جاپانی
فوجوں نے جزیرہ آٹو کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے
نیویارک ۲۲ مئی۔ سلاسلہ کے فوجی
اجزات کے سلسلہ میں صدر روز ویلٹ نے امریکی
کانگریس کے ۷۵ ہزار ڈیولپمنٹ کی منظور کیا
سفرات کی ہے۔ ساتھ ہزاروں ڈیولپمنٹ سازی
پر خرچ کئے جائیں گے۔

لندن ۲۲ مئی۔ ٹو کیورٹیڈ نے اعلان
کی ہے کہ جاپان کے بحری اور فضائی بیڑوں کا
انجینٹ ایڈمرل اسکوگیا مارتوڈن سے ایک بحری
میں اپریل کے ہینڈ میں ہلاک ہو گیا تھا۔ اس کی جگہ
ایڈمرل میٹھی کوگا کا نڈر انجینٹ مقرر کیا گیا ہے۔
نیویارک ۲۲ مئی۔ امریکی دیاؤں نے سیلاب
کی دہ سے مغربی امریکی ریاستوں میں سخت تباہی
پجی ہوئی ہے۔ ایک لاکھ انسان بے خانہ ہو گئے
ہیں۔ سکولوں کی ٹوکیاں اور لڑکے بند بنائے
ہیں۔ مصروف رہنے والے لاکھ لاکھ زمین زیر آب ہوئی
ہے۔ لاکھ گھنٹیاں تباہ ہو گئی ہیں۔ یا پتھ ہزاروں
سیلاب زدہ لوگوں کی امداد کر رہی ہے۔ سیلاب
کی وجہ سے زمین کروڑوں لاکھ لاکھ لوگوں کو نقصان
پہنچا ہے۔

لندن ۲۲ مئی۔ کل شام جنگ لگ پڑی
شنگھائی کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ
جاپان پر سخت بمباریوں کا امکان ہے۔ اور
اس مقصد کے لئے امریکن بمبار جینی ہوائی
اڈوں پر پہنچ گئے ہیں۔ جو مشرقی جاپان پر
سخت تاؤ توڑ سکون سلسلہ شروع کر نیالے ہیں۔
ماسکو ۲۲ مئی۔ روسی اعلان میں بتایا
ہے کہ روسی فوجوں نے ڈونٹس کے دو مہینے

ہندستان اور مالک غیر کی خبریں

اجنٹی جو کیوں کو اور مضبوط کر لیا ہے۔ جرموں نے
کئی جہازیں حملے کئے۔ مگر انہیں پسپا کر دیا گیا۔
پچھلے ہفتہ روس میں ۳۱۳ جہازیں طیارے
بر باد کئے گئے۔

لندن ۲۲ مئی۔ اتحادی طیارے
سسی سلاؤ ڈینیا اور جنوبی اٹلی کے چٹکانوں
پر دن رات لگا تار حملے کر رہے ہیں۔ دشمن
کے طیاروں کو اتحادی طیاروں کی نسبت ایس
گنا زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ پچھلے چار دنوں
میں دشمن کے تین سو طیارے براہ کوشی گئے۔
لندن ۲۲ مئی۔ جزیرہ آٹو کے مشرقی
سر سے پر امریکن فوجیں پجی جاپانی فوجوں
کو چھکانے لگا رہی ہیں۔

دہلی ۲۲ مئی۔ انڈین کی نڈ کے ایک
اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۲۲ مئی کی صبح کو
میں جاپانی بمباروں نے گیارہ لاکھ طیاروں
کی مدد سے چٹکانگ کے علاقہ پر حملہ کیا۔
برطانی طیارے فوراً ان کے مقابلہ پر پہنچ
گئے۔ تین چھڑیں ہوئیں۔ دشمن کے چار بمبار
اور تین لاکھ طیارے گرا دیے گئے۔ بعض
اور کو بھی نقصان پہنچا۔ دو برطانی طیارے
کام آئے۔ جن میں سے ایک کا ہوا باز اپنے
اڈہ پر پہنچ گیا ہے۔ دشمن کے ہوائی جہاز
بہت اڑنے اڑ رہے تھے۔ حملہ سے مالی
نقصان تو زیادہ نہیں ہوا۔ البتہ بعض لوگ
مارے گئے۔

نئی دہلی ۲۲ مئی۔ ایک برطانی فوج کی
برائیں راجن نے طے کی مشکلات سے دوچار
ہو گئے۔

ہونا پڑا۔ چنانچہ اس نے جرموں کا گشت کھانا
شروع کر دیا۔ پھر کاشوربا۔ گھوڑے کا حملہ۔
بہت بڑے بڑے سامیوں کی کچی ہوئی ٹکیے
اور ہاتھی کا ٹھونڈا گوشت اس فوج کے لڑنے
ترین کھانوں میں سے تھے۔ اس کے علاوہ کچلے
کے درختوں کے پتوں اور درختوں کی جڑوں
بھی کھانا پڑیں۔

لندن ۲۲ مئی۔ جرموں نے سال بھر
میں انگلستان پر جو بم برسائے ہیں انکا مجموعی
وزن ۲۲ ہزار ٹن ہے۔ مگر برطانوی طیاروں
نے ماہ اپریل میں جرمنی پر جس قدر بم برسائے
انکا مجموعی وزن ان ہزار ٹن سے زیادہ ہے۔
سال بھر میں جرمنی پر ہزار ہوائی حملے کیے گئے

جن خریداران افضل کا چندہ ۲۰ جون ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے
نام یکم جون کو دی بی ارسال ہوں گے۔ اخبار میں قلت جگہ کے باعث اسم دار نہرست
شائع کرنا نامکن ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ بہت جلد بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال فرما کر
ممنون فرمادیں یا دی بی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ بہت سے دوست گو دعوہ تو
کر بیٹھے ہیں۔ کہ رقم ماہوار بذریعہ محاسب ارسال کریں گے۔ لیکن اس میں باقاعدگی اختیار
نہیں فرماتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دفتر وی بی کرنے اور بصورت عدم وصولی
پر جو بند کر دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ایسے احباب کو چندہ کی ادائیگی میں
باقاعدگی اختیار فرمانی چاہیے۔ (منشیجی)

احباب سے ضروری التماس

جن خریداران افضل کا چندہ ۲۰ جون ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے
نام یکم جون کو دی بی ارسال ہوں گے۔ اخبار میں قلت جگہ کے باعث اسم دار نہرست
شائع کرنا نامکن ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ بہت جلد بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال فرما کر
ممنون فرمادیں یا دی بی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ بہت سے دوست گو دعوہ تو
کر بیٹھے ہیں۔ کہ رقم ماہوار بذریعہ محاسب ارسال کریں گے۔ لیکن اس میں باقاعدگی اختیار
نہیں فرماتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دفتر وی بی کرنے اور بصورت عدم وصولی
پر جو بند کر دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ایسے احباب کو چندہ کی ادائیگی میں
باقاعدگی اختیار فرمانی چاہیے۔ (منشیجی)

شبان

تیسری کی کامیاب دوا ہے
کوئین فالس تو بہتی نہیں۔ اگر ملتی ہے۔ تو
بندہ سولہ روپے اولس۔ پھر کوئین کے
استعمال سے جھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر
میں درد اور جکڑ پیدا ہوجاتے ہیں مگر خراب
ہو جاتا ہے۔ جھوک کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر
ان امور کے بغیر آب اپنا یا پینے سے زیادہ
مکارا تارنا چاہیں تو شبان استعمال کریں۔
قیمت یکصد قریں مہر بجاس قریں ۱۱۱
صلنے کا پتہ
دو خانہ خند خلیق قادریان پنجاب

اس کی اولاد نیرنگی خواہش ہے
حضرت نسیف السیاح آل رضی اللہ عنہم کا تحریر فرمودہ نسخہ
جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں
پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو مشورہ ہے ہی دوائی
"فصلی الہی"
دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے
قیمت مکمل کوڑیس پندرہ روپے
مناسب ہو گا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام
رضاعت میں ماں اور بچہ کو اطعمہ کی کوئیاں جن
کا نام "جھلڑو نسواں" ہے۔
دیباچہ تاکہ بچہ آئندہ ہلک جہاریوں سے
محفوظ رہے۔ وصلنے کا پتہ۔
دو خانہ خند خلیق قادریان پنجاب